ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے لے کر ترکی کے سلطان محمد فاتح نے ہر عیسائی حکمران کو شکست دی ہے تو ان مشرکانہ تہذیبوں کے وارثوں، علمبرداروں اور پیروکاروں نے اسلام کی توحیدی تہذیب کو اپنا نیا ہدف مقرر کر لیا۔ سابق صدر بش کے منہ سے کروسیڈ (Crusade) صلیبی جنگوں کا لفظ اچانک نہیں پھسل گیا تھا۔ اس پس منظر میں بھارت، اسرائیل اور امریکہ کی قیادت میں عیسائی دنیا کا اتحاد و اتفاق آسانی سے سمجھ آ سکتا ہے۔ اوباما، بھارت گئے تو دنیا کے سب سے بڑے بتکدہ کے وزیر اعظم مسٹر نریندر مودی نے لانگری کے طور پر اپنے دستِ خاص سے چائے بنا کر انہیں پیش کی۔ یہاں سے فارغ ہو کر شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود مرحوم کی تعزیت کیلئے سعودی عرب گئے تو دنیا کے سب سے بڑے مرکز توحید کے حکمران نے اپنے طرزِ عمل سے دکھا دیا کہ امریکہ کا حکمران سپریم نہیں بلکہ سپریم اللہ ہے۔ اللہ اکبر کی صدائے روح پرور بلند ہوئی تو ''حرمین شریفین'' کے تختِ خدمت پر متمکن ہونے والے نئے سعودی بادشاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود حفظہ اللہ تعالیٰ نے سپریم امریکہ کے صدر اور اس کی بیوی مشعل کو سلامی کے چبوترہ پر چھوڑا اور اللہ اکبر کے حضور نماز گزارنے کیلئے پوری سعودی قیادت کے ساتھ مسجد کو چل دیئے۔ اللہ اکبر۔

مشرک مودی لانگری بن کر رہ گیا۔ اس نے اوبامہ کو بھگوان سمجھا اور سعودی فرمانروا نے اوبامہ کو جتا دیا، اسے بتا دیا کہ اس کے نزدیک اللہ سپریم (اللہ اکبر) ہے۔ وہ اس حقیقی سپریم کے دربار میں حاضری کیلئے، امریکہ کے جعلی سپریم کو اس کے حال پر چھوڑ کر جا رہا ہے۔ ہم نئے سعودی بادشاہ خادم حرمین شریفین سلمان بن عبدالعزیز آل سعود کو ان کی تخت نشینی پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کر کے امریکہ کی جعلی کبریائی کا بُت توڑ دیا۔ ہماری طرف سے یہی ان کی خدمت میں ہدیہ تبریک ہے۔ جیسا کہ نئے ملک معظم نے خود اعلان فرما دیا ہے کہ وہ اپنے پیشرو بھائی کے نقشِ قدم پر چلیں گے۔ ہم بھی یہی تمنا رکھتے ہیں کہ وہ اپنے اسلاف کی متعین کردہ راہوں پر چلتے ہوئے سعودی عرب کو سرچشمہ توحید و سنت بنائیں گے جہاں سے نورِ توحید کی کرنیں پھوٹ کر شرک و بدعت کی ظلمتوں کو مٹاتی رہیں گے۔

خرخورانی

گدھے کا گوشت اور نکاحِ متعہ جنگ خندق کے دوران ایک ہی فرمان نبیؐ کے ذریعے حرام قرار پائے تھے۔ مگر یار لوگوں نے نکاحِ متعہ کو حلال اور لحمِ حمیر کو حرام کر دیا۔ رشوت، سود، غیبت، بیع سلم، سب حرام

ہیں مگر اہلِ اسلام الا ماشاء اللہ یہ سب کچھ بھاگ بھاگ کر کھاتے ہیں۔ مالِ یتیم کو شیرِ مادر سمجھا جاتا ہے۔ نکاحِ متعہ کو یار لوگوں نے، حدیث شریف سے مستثنیٰ کر لیا تو گدھے کے گوشت کو قصابوں نے حرمت سے استثنا دلا دیا۔ اخبارات میں خرخورانی، مردہ خورانی اور کئی قسم کی دیگر حرام خوری اور حرام خورانی کے واقعات تواتر سے چھپتے رہتے ہیں۔ سرکاری اہلکار کہتے ہیں، گدھے کا گوشت بنانے اور بیچنے پر کوئی قانونی سزا موجود نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں رشوت خوری کی سزا موجود ہے مگر چلتی ہے۔ امتناعِ بدکاری ایکٹ موجود ہے مگر بدکاری چلتی ہے۔ اس لئے ہمارے نزدیک یہ گدھا خورانی ہماری شامتِ اعمال ہے۔ لوگوں نے اسلام کی ہر حرمت توڑ کر، بے شمار حرام مباح کر لئے تو قصابوں نے گدھے کا گوشت بیچنا شروع کر دیا۔ اس کے انسداد اور اس کی فروخت پر پابندی لگانے کیلئے قانونی سزا اگر تجویز کر بھی دی جائے تو کیا فرق پڑے گا۔ کتنے ہی حرام ہیں جو قانون میں بھی حرام ہیں ان پر سزا بھی موجود ہے مگر سب چلتا ہے۔ بات یہ نہیں کہ قانون میں سزا نہیں تو قصاب گدھے کا گوشت بیچنے لگ گئے ہیں بلکہ یہ ہے کہ قصاب اتنے بے درد ہو گئے ہیں کہ اپنے ہی مسلمانوں کو گدھے کا گوشت کھلانے لگ گئے ہیں۔ رہی گھن تو جسے شراب، سود، زنا، غیبت سے گھن نہیں آتی تو اسے گدھے کے گوشت سے کیا آئے گی۔ حرام وحلال کے فیصلے تو اللہ خود کرتا ہے۔ وہ فیصلے اس نے کر دیئے تھے اسلام میں قانون سازی پارلیمنٹ نہیں کرتی، قرآن وحدیث کرتے ہیں اسلام نے زنا پر رجم، سرقہ پر قطع الید جیسی عبرت انگیز سزائیں مقرر کی ہیں وہ سزائیں ہم نے چھوڑ دیں تو مجرم یہاں تک دلیر ہو گئے کہ دوسروں کو گدھے کا گوشت کھلانے لگے۔ غیبت، ہماری مجلسی زندگی کی آرائش ہے، یہ بھائی کا گوشت کھانا ہے اگر لوگ غیبت کر کے مردہ بھائی کا گوشت تمثیلاً نہیں، عملاً کھا سکتے ہیں تو گدھے کا گوشت قصاب کھلا دیں، تو کیا قیامت آجائے گی۔ جب شراب، قمار بازی، زنا، سود، فحاشی، نکاحِ متعہ اور دیگر حرام اشیاءَ سے بالعمد وبالقصد کراہت جاتی رہی تو لحمِ حمیر سے کراہت خود ہی ختم ہو گئی۔

اسلامی نظریاتی کونسل زندہ باد

طلاق ثلاثہ بمجلس واحدہ کو اس کے قائلین وفاعلین بھی طلاقِ بدعی کہتے ہیں مگر اس کے اثراتِ بد سے بچنے کیلئے حلالہ ملعونہ کا طریقہ تجویز کرتے ہیں۔ ''حرمین'' میں حضرت العلام مولانا حافظ صلاح الدین یوسف اور مولانا مفتی تقی عثمانی کے درمیان طویل مکالمہ قسط وار جاری رہا اور عین اسی وقت اسلامی نظریاتی